محمد حسین ملک
پی۔ایچ۔ڈی۔اسکالر
شعبہ فارسی، کشمیر یونیورسٹی۔

نسخۂ خطی ''رضانامہ'' ایک مختصر جائزہ

کشمیر کے ادبی میدان میں جن نامی گرامی شعرا و اُدباء نے اپنی شہرت کا سامان کرلیا اُن کی تعداد کافی زیادہ ہے اُن ہی شاعروں اور ادیبوں میں سے ایک مُلا محمد اشرف دائیری المعروف ''بلبل کشمیری'' ہے جو افغان دور سے تعلق رکھتا ہے اُس کا نام اس لحاظ سے بھی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اُس کا شمار ایسے شعراء میں ہوتا ہے جنہوں نے شاعری کے میدان میں ''پنج گنج'' رقم کیئے۔

''رضانامہ'' افغان دور کا ایک اہم قلمی نسخہ ہے۔ جو ایک بیش بہا خزانہ ہے جس میں شاعر نے فارسی ادب کا بھرپور استعمال کیا ہے اور سادہ کاغذ پر تحریر ہوچکی ہے۔ جو اقبال لائبریری کے شعبہ مخطوطات میں زیر ایکیشن نمبر 1726 موجود ہے جس کا سائز 27x15cm ہے اور کل اوراق کی تعداد ۲۹۸ ہے اور ہر ورق پر تقریباً ۳۴ اشعار پائے جاتے ہیں اور مثنوی کے طرز میں ہے۔ ''رضانامہ'' کا سال تحریر و اختتام شاعر نے ''رضانامہ'' کے آخر پر ۱۱۲۹ لکھا ہے اور کل ابیات کی تعداد دس ہزار تک ہے چنانچہ اس بارے میں شاعر خود ہی رقمطراز ہے۔

Scanned with CamScanner

چو ابیات این نامه کردم شمار خرد گفت با من بگوده ہزار

''رضانامہ'' کی ایک جلد اکاڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لنگویجز کے مخطوطات شعبے میں زیر نمبر ۴۸۴ موجود ہے۔

''رضانامہ'' کا مصنف ۱۶۸۲ء بمطابق ۱۰۹۳ھ دائیر پلوامہ میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے دائیری تخصیص پائی ''رضانامہ'' کا نقل محمد کبیر ساکنہ پرگنہ مذکور نے ۱۲۷۲ھ میں کیا ہے۔ ''رضانامہ'' موضوع ومطالب کے اعتبار سے رزم و بزم دونوں پہلوؤں کی عکاسی کرتا ہے۔ اور شاعر موصوف نے ''رضانامہ'' مرتب کر کے وقت متقدمین کے اسلوب کو ہی اختیار کیا ہے حالانکہ اُس وقت سبک ہندی عروج پر تھا۔

''رضانامہ'' کے ابتداء میں شاعر دنیا میں سخاوسخن اور نکتہ آبدار کو ہی پائیداری جانتا ہے کیونکہ پھولوں میں رنگت اور بالوں میں سیاہی رہنے والی نہیں ہے البتہ جس چیز کو دنیا میں بقا حاصل ہے وہ سخاوسخاوت اور شعر فرخندہ خوئی ہے شاید شاعر نے اسی سبب سے ''رضانامہ'' مرتب کیا ہے۔

دو چیز است در جہاں پائیدار سخا و سخن نکتہ آبدار
نہ سرخی بہ گل نہ سیاہی بہ موی بماند مگر شعر فرخندہ خوئی

''رضانامہ'' کا آغاز حسب دستور شاعر نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے کیا ہے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور عظمت کا برملا اظہار کرتے ہوئے شاعر یوں رقمطراز ہے۔

نوازش گرا منعما قادرا غریب آشنا حافرا نافرا
خدایا گناہان مادر درگزار کہ ہستم بر احسانت امیدوار
تو بودی و باشی ہمیشہ مدارم بجز تو نباشد کے بردوام

توئی کا فریدی نشیب و فراز ہمہ برتو نازند توبی نیاز

اس کے بعد اُمت کے پشت پناہ جناب پیغمبرﷺ کی نعت سرائی شاعر نے کی ہے اور اپنی خطا کاریوں کی بدولت توبہ و استغفار کے سلسلے میں غفلت برتنے اور شفاعت کی امید پر آسودہ خاطر ہونے کے نتیجے میں اپنی کثرت گناہان کے پیش نظر حضرت محمدﷺ کو شافع محشر اور پشت پناہ یوں بنایا ہے۔

امین خدا مظہر جزو کل شفیع الوریٰ رازدار سبُل

زِ اسلام از او شریع ء ماموں رشد زِ انوارِ او خلق پُر نور شد

اگرچہ سیاہ نامہ ام پُر گناہ سفیدی مویم بود عذر خواہ

اگرچہ سوئی تُو بہ دیر آمدم بفضلِ خدا بس دلیر آمدم

''رضانامہ'' میں نعت نبیﷺ کے بعد شاعر نے حضرت شیخ حمزہ مخدوم کشمیریؒ کی منقبت سرائی لکھ کر گلشن سہرودی کا ایک سروسہی بنایا ہے۔

غریب آشنا شیخ حمزہ ولیؒ شکستہ پناہ خفی و جلی

شکستہ دلانرا ازو مومیا بود خاک از چشم جان توتیا

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا، پیغمبرﷺ کی منقبت اور نعت سرائی، شیخ حمزہ مخدومؒ کی مدح وتوصیف کو بیان کرنے کے بعد شاعر نے مثنوی ''رضانامہ'' کو''ہفت دفتر'' میں تقسیم کی ہے جس کا اظہار شاعر نے خود یوں کیا ہے۔

تاریخ این نامہ ہفت دفتر است فروزندہ چوں خور ہفت اختر است

دفتر اوّل:۔ دفتر اوّل کا آغاز شاعر نے چار یار پاکبازؓ کی مدح سرائی اور اُن کا در

شہادت پر فائز ہونے کے بیان سے اور امام حسنؑ کو اسما کے ہاتھوں زہر دینے سے کیا ہے چنانچہ خلفائے عظامؓ کی منقبت سرائی شب و روز اُن کی مدح و توصیف میں رطب السان ہونا اپنا جزو ایمان قرار دیا ہے۔

یکم دفتر از مظہر چار یارؓ　　کرامات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم از پنج بار

بہ صبح و شام و بروز شبان　　کنم مدح ہر چارؓ وردِ زبان

خدایا بکن چارۂ کارِ من　　با آثار و اقبال آن چارتنؓ

دفتر دوّم :۔ دفتر دوّم میں شاعر موصوف نے امیر معاویہؓ کا انتقال ہونے کے بعد یزید کی کارستانیوں کا بڑھ جانا جنگ و فتنہ و بہتان برپا کرنا کا بیان تفصیل سے کیا ہے۔

دوم دفتر از خشم و قہر یزید　　کہ شد فتنہ و جنگ و بہتان پدید

دفتر سوم :۔ دفتر سوم میں شاعر نے غریب الدیار جناب حضرت مسلمؑ اور اُس کے دو بیٹوں کے قتل کا بیان کیا ہے۔

سیوم دفتر از قتل مسلم امام　　کہ در کوفہ شد بروی از اژدھام

امام مسلمؑ کا درجہ شہادت پر فائز ہونے کے سلسلے میں شاعر نے ایک مرثیہ لکھا ہے اور یہ اولین مرثیہ ہے جو غزل کے طرز میں تحریر کیا ہے۔

صبا بگزری گر بجانانِ ما　　بکن عرض حال پریشان ما

حسین علیؑ نور چشم نبیؐ　　گل و غنچہ دبستان ما

بگوی کہ ابن عمت کشتہ شد　　بہ تیغ جفا گشتہ قربان ما

دفتر چہارم :۔ دفتر چہارم میں شاعر موصوف نے بیان کیا ہے کہ جب امام حسینؑ نے

Scanned with CamScanner

حضرت مسلمؑ کی شہادت کی خبر سنی تو اپنے ساتھیوں اور اصحاب کے ساتھ کوفہ روانہ ہوئے اور اُن کو اپنے مقصد سے باخبر رکھا انہیں اس بات کا اختیار دیا کہ واپس لوٹ جائیں یا جہاں اُن کا دل چاہے چلے جائیں مگر اقبال مند اور وفادار ساتھیوں نے حمایت اور شوق کا مظاہرہ بقول شاعر اسطرح کہتا ہے۔

بگفتند اے بُلبُل باغ و دین گلِ گُلشن سید المرسلینؑ
زِ درگاہ تو با کہ رو آوریم ہمیشہ بدرگاہ تو چا کریم

دفتر پنجم:۔ شاعر نے دفتر پنجم یوں بیان فرمایا ہے۔

بود دفتر پنجمین پُر بلا کہ شد حادث از عرصہ کربلا

جب بہت سے راستے طے کرنے کے بعد امام حسینؑ زمین کربلا میں وارد ہوئے تو گھوڑے سے تشریف لائے زمین کربلا اور اپنے وعدہ گاہ سے متعلق یوں ارشاد فرمایا۔

شاہ عالم از اسپ آمد فرود پرسید یکی را حکمت چہ سود
بگو راست این خاک را نام چیست بگفتا بلی دشت کربلا است
امام جہاں گفت بس این چنین شنیدم من از سید المرسلینؑ
کہ قتل حسینؑ است در کربلا بخویشان و اولاد و اقرباء
پس این جای کہ خیمہ برپا کنید بکرب و بلا سینہ ہاوا کنید

دفتر ششم:۔ دفتر ششم میں شاعر نے سرزمین کربلا پر حق و وحدانیت کُفر و نفاق کا معرکہ دسویں محرم الحرام سہ ۶۱ھ جو پیش آیا تھا ہو بہو بیان کیا ہے حق و باطل اور صداقت

کے طرفدار جن کی سرداری امام حسینؑ کر رہے تھے اور دوسری طرف باطل اور کفر کے پیکر یزید تھا باطل، کفر اور سچائی کی اُس لڑائی میں امام حسینؑ کے سبھی ساتھی ایک ایک کر کے شہید کئے جاتے ہیں۔ بقول شاعر آخر میں امام حسینؑ کی شہادت سجدہ میں واقع ہوئی ایک معتبر مورخ اور راوی حمید بن مسلم کے کہنے پر شاعر کے بقول بیمار کربلا امام زین العابدینؑ کو قتل کرنے سے باز رکھتا ہے اور کوفہ روانہ ہونے سے پہلے اسیران کربلا کو بے گور کفن شہداء کا آخری دیدار کرنے کی غرض سے قتل گاہ لے آتے ہیں جناب زینب اپنے بھائی کے بدن نازنین دیکھ کر پروانہ وار منڈلانے لگی۔ جس کا شاعر نے اسطرح اظہار کیا ہے۔

چو زینب بہ جسم برادر دید   یکی نالہ ء سوک از دل کشید
بیفتاد با آہ و زاری بخاک   کشید از جگر نالہ دردناک

دفتر ہفتم :۔ دفتر ہفتم کا بیان شاعر نے اسطرح کیا ہے۔ کہ جب یہ معرکہ ہوا تو یزید کے حکم سے شہداء کے سروں کو نیزوں پر رکھ کر اور اسیران کو زنجیروں میں باندھ کر شام لے جاتے ہیں جس میں بچے، بوڑھے، عورتیں اور بیمار کربلا وغیرہ شامل تھیں اُن کو وہاں اور قید کرتے ہیں جس کا اظہار شاعر نے یوں کیا ہے۔

بہ ہفتم ز کوفہ شدن سوی شام   سران برسنان و خواتین بدام

شاعر کا کہنا ہے کہ واقعہ کربلا رونما ہونے کے بعد امام زین العابدینؑ چالیس سال تک زندہ رہے اور باقی ماندہ ایام میں کبھی آرام وآسائش اور راحت کا سانس نہ لیا۔ بلکہ شب و روز گریہ اور درد والم میں مبتلا رہے۔ اپنے ایک غلام افلح نام کی

Scanned with CamScanner

دلداری کے جواب میں امام علیہ اسلام نے حضرت یعقوبؑ کی مثال پیش کی۔ کہ حضرت یوسفؑ کے کھونے پر حضرت یعقوبؑ ایسا روئے یہاں تک کہ انکی آنکھیں بے نور ہوئیں لیکن میں نے ان آنکھوں سے اپنے اعضاء واقرباء کو شہید ہوتے ہوئے دیکھا۔

من آنم کہ دیدم بچشم یقین　　شہیدان بچشم جفا بر زمین
چگونہ بسامان کنم زندہ گے　　شد این عمر بر من شرمندہ گے

شاعر نے ''رضا نامہ'' کو روئے زمین پر چمکتے ہوئے آفتاب سے تعبیر کیا ہے۔

کنون این ''رضا نامہ'' پنجمین　　فروزندہ چوں خور بروی زمین

''رضا نامہ'' مرتب کرتے وقت شاعر نے واقعہ نگاری کے ضمن میں فقط روایات کو نق کرنے پر اکتفا کیا ہے اور کسی موضوع کو بیان کرنے کے لئے ایک سے زیادہ روایات کا سہارا لیا ہے۔

''رضا نامہ'' میں ضرب الامثال کا خاصہ ذکر ملتا ہے جیسے۔

بجان کند آھوں بے قرار　　خرانرا تماشاسگان راشکار
چوفردا رسد کارفردا کنید　　ہر آنچہ بہ خواہید برپا کنید

شاعر نے ''رضا نامہ'' میں ایسے الفاظ بعض مواقعہ پر استعمال کئے ہیں جن سے کشمیریت کی یاد تازہ ہوتی ہے اور کشمیریت کی بوضرور آتی ہے مثلاً کلچہ، قصابہ، شلق، زعفران، نوش لب، قرابہ وغیرہ خاص طور سے شامل ہیں۔

شاعر نے ''رضا نامہ'' میں عربی الفاظ کا استعمال کثرت سے کیا ہے اور سورہ یاسین، سورہ ھل اتی، سورہ القمر، سورہ دھر وغیرہ کی نشاندہی ہوتی ہے جس سے شاعری کی

Scanned with CamScanner

عربی دانی کا اظہار ہوتا ہے شاعر نے ''رضا نامہ'' مرتب کرتے وقت فردوسیؔ، نظامیؔ، جامیؔ اور امیر خسروؔ کی پیروی کی ہے اور اُن کے مثنویوں سے بھر پور استفادہ اور مطالعہ کیا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ ''کشمیر میں فارسی ادب کی تاریخ'' پروفیسر عبدالقادر سروری مطبوعہ سرینگر

۲۔ Kashmir under the sultans by Muhibul Hassan published by Ali Mohammad & Brothers Sgr.

۳۔ رضانامہ قلمی نسخہ ایکیشن نمبر ۲۶۷ا شعبہ مخطوطات اقبال لائبریری یونیورسٹی آف کشمیر سرینگر

۴۔ ''رضانامہ'' قلمی نسخہ شعبہ مخطوطات اقبال لائبریری صفحہ نمبر ۳، ۲، ۱۔

۵۔ ''رضانامہ'' قلمی نسخہ شعبہ مخطوطات اقبال لائبریری صفحہ نمبر ۸، ۷، ۶، ۵۔

۶۔ ''رضانامہ'' قلمی نسخہ شعبہ مخطوطات اقبال لائبریری صفحہ نمبر ۱۹، ۱۴، ۱۳۔

۷۔ ''رضانامہ'' قلمی نسخہ شعبہ مخطوطات اقبال لائبریری صفحہ نمبر ۲۹۲، ۲۹۱، ۲۵۱، ۱۵۴، ۱۱۹، ۱۱۴۔

۸۔ کشمیر میں افغان دور کا فارسی ادب تحقیقی مقالہ از الطاف احمد وانی (ایضاً)

۹۔ افغان دور میں کشمیر کا فارسی ادب مقالہ ڈاکٹر م۔م۔ مسعودی۔ (ایضاً)

Scanned with CamScanner